حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے شائع ہونے والا قدیم متوازن علمی وادبی ماہ نامہ

سب رس

دسمبر 2018ء

30/- روپے

UGC'S Approved Urdu Journal-S.No.41103

ISSN-2278-6902

ادارۂ ادبیاتِ اردو حیدرآباد

Scanned by CamScanner

اس شمارے میں

اداریہ

انتخابات کے حربے — بیگ احساس — 6

افسانے

مولانا گاؤدی — گلزار جاوید — 8

عشرتِ قطرہ ہے — عارف خورشید — 18

غشی — مشتاق احمد وانی — 21

خاکہ

وضع داری اور قدامت پسندی — شاہد حسین زبیری — 25

مضامین

بنارس والی گلی — نورالحسنین — 28

قرۃ العین حیدر کا ناولٹ ''سیتا ہرن'': ایک تنقیدی جائزہ — فیروز عالم — 35

عربی میں آزاد شاعری کا موجد کون؟ — شمس کمال انجم — 44

بیدی کے افسانوں میں عورت — گلشن آرا — 48

آزادی کے بعد مغربی بنگال کے ادب پر تحریکات کا اثر — عبدالحلیم انصاری — 53

خصوصی مضمون

نسائی ادب کی توانا آواز۔فہمیدہ ریاض — محبوب خان اصغر — 59

شاعری

مصطفیٰ شہاب، عابد علی عابد، مسعود جعفری، بی ایس جین جوہر — سیما شکور، بدر محمدی، نبیل احمد نبیل، رفیق جعفر، مصداق اعظمی، محبوب خان اصغر — 63

خودنوشت

ڈگر سے ہٹ کر — سعیدہ بانو احمد — 73

جو وہ لکھیں گے جواب میں

خطوط — استوتی اگروال، منزہ شیخ، ثنا خاں، آئرہ فاطمہ، حسّان علی خاں، محمد عبدالغنی، وسیم بیگم — 78

Scanned by CamScanner

فیروز عالم

قرۃ العین حیدر کا ناولٹ ''سیتا ہرن'': ایک تنقیدی جائزہ

قرۃ العین حیدر اردو افسانوی ادب کا ایک روشن اور درخشندہ نام ہے۔ ان کے ناولوں اور افسانوں میں ایک جہان معنی آباد ہے جس سے پوری طرح محظوظ ہونے اور بخوبی سمجھنے کے لیے کثرتِ مطالعہ و مشاہدہ، تاریخی بصیرت اور سماجی صورت حال اور بین الاقوامی حالات پر گہری نظر ضروری ہے۔ ستاروں سے آگے (1947ء) سے لے کر ''جگنوؤں کی دنیا'' (1990ء) تک اور میرے بھی صنم خانے (1949ء) سے لے کر ''شاہراہ حریر'' (2002ء) تک کبھی ان کے فن کی چمک ماند نہیں پڑی۔ گذشتہ نصف صدی کے عرصے میں انھوں نے اردو ادب کو کئی شاہکار دیے ہیں جن میں ''آگ کا دریا'' سرفہرست ہے۔ انھوں نے اپنی تخلیقات میں مشترکہ تہذیب کا زوال، تقسیم وطن، فسادات، ہجرت، تنہائی، گم شدگی، مغرب اور مشرق کی کش مکش اور بین الاقوامیت کے تنازعات اور پیچیدگی اور جاگیردارانہ نظام کے زوال کو خاص طور پر موضوع بنایا ہے۔ تاریخ اور فلسفے پر گہری نظر اور ادبیات عالم کے ساتھ ساتھ عصری صورت حال سے بھرپور واقفیت نے ان کے ناولوں اور افسانوں کو خاصے کی چیز بنا دیا ہے۔ قرۃ العین حیدر کا خیال تھا کہ قوموں کا تہذیبی تشخص ان کی تاریخ میں اور افراد کا تشخص ان کے ماضی میں پنہاں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ناولوں اور افسانوں میں ماضی اور حال دونوں کا تجربہ ایک ساتھ ہوتا ہے۔ ان کے یہاں وقت ایک اکائی ہے اور وہ حال کو ماضی کے اثرات وعوامل سے الگ نہیں کرتیں۔ آگ کا دریا، آخر شب کے ہم سفر اور گردش رنگ چمن تینوں بڑے ناولوں میں ماضی کا سفر حال کو روشن تر بناتا ہے۔ قرۃ العین حیدر کا تاریخی شعور انھیں ماضی پرستی سے بچاتا ہے۔ ان ناولوں کے ساتھ ان کے چار ناولٹ ''اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجو''، ''دلربا''، ''سیتا ہرن'' اور ''چائے کے باغ'' بھی منظر عام پر آئے جنھیں خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ سیتا ہرن پہلی بار ''نیا دور'' کراچی کے طویل کہانی نمبر، شمارہ (25-26)-1960 میں شائع ہوا۔

ہندوستان کی عظیم الشان تاریخ، مشترکہ قومی تہذیب اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی ان کے ناولوں میں اہم موضوع کے طور پر ابھرے ہیں۔ اپنے پہلے ناول ''میرے بھی صنم خانے'' سے لے کر ''گردش رنگ چمن'' تک انھوں نے اپنے ناولوں میں جس ہندوستان کی تصویر کشی کی ہے وہ برطانوی نوآبادی کا ایک ایسا معاشرہ ہے جس میں حد درجہ رواداری اور لبرلزم کی ایک خوشگوار فضا قائم ہے۔ اس میں جو طبقہ سامنے آیا ہے اس میں ہندو، مسلمان اور عیسائی کی کوئی تمیز نہیں بلکہ ہندوستانی، انگریز اور اینگلو انڈین ایک دوسرے میں ضم ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ دراصل ہندوستان کا اعلیٰ طبقہ ہے جس کا مذہب اور کلچر اس کا طبقہ ہی ہے۔ ہندو محرم مناتے ہیں، مسلمان ہولی دیوالی مناتے ہیں اور سب مل کر کرسمس بھی مناتے ہیں۔ اس ہندوستان میں سلطنت اودھ، مغلیہ حکومت اور قدیم ہندوستان کی تہذیبوں کی خوب صورت آمیزش نظر آتی ہے۔

قرۃ العین حیدر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قوموں کا تہذیبی تشخص، ان کی تاریخ اور افراد کا تشخص ان کے ماضی میں پنہاں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ناولوں میں ماضی اور حال کا تجربہ ایک ساتھ ہوتا ہے۔ ان کے ناولوں میں انسانی وجود کے داخلی اضطراب، ذہنی کرب اور احساس تنہائی کو نمایاں اہمیت حاصل رہی ہے۔ ان کے نزدیک معاشرہ اور فرد کے درمیان تصادم اور کش مکش ازلی ہے۔ اور تاریخ اور وقت کی ان دیکھی قوت کے سامنے انسان

Scanned by CamScanner